ریفرنس نمبر: FMD-1458　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　تاریخ: 30-05-2019

دن کے نوافل میں امام قراءت جہری کرے گا یا سری؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ دن کے نوافل مثلاً اشراق وچاشت کی نمازیں جماعت سے پڑھی جائیں ، توان میں امام جہری قراءت کرے گا یا سرّی؟ اگر سرّی قراءت واجب ہے، تو امام نے اگر جہری کرلی، تو کیا حکم ہے؟

سائل: کاشف (5-C/2، نارتھ کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دن کے نوافل مثلاً اشراق وچاشت وغیرہ میں تلاوت سری طور پر یعنی آہستہ آواز میں کرنا واجب ہے۔ اگر امام اِن میں ایک **آیت کی مقدار** بھول کر بلند آواز سے تلاوت کرجائے، تواس پر سجدہ سہو واجب ہے۔ اگر بلا عذر شرعی سجدہ سہو نہ کیا یا ایک آیت قصداً بلند آواز سے پڑھی اگرچہ بربنائے جہالت ہی کیوں نہ ہو، تو نماز کا اعادہ واجب ہے، البتہ اگر ایک آیت سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ بآوازِ بلند نکل جائے، تو راجح مذہب کے مطابق اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہاں ایک آیت کی مقدار وہی ہے جتنی مقدار میں تلاوت کرلینے سے قراءت کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اور وہ مقدار کم از کم چھ حروف پر مشتمل دو کلمے ہیں جیسے **"ثُمَّ نَظَرَ"** تو جس طرح چھ حروف سے کم مقدار میں قرآن پڑھ لینے سے فرض قراءت ادا نہیں ہوتا ،اسی طرح چھ حروف یا اس سے زائد حروف پر مشتمل اگر ایک کلمہ پڑھ لیا، تو محتاط اور راجح تر قول کے مطابق قراءت کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ جیسے **"مُدۡهَآمَّتَانِ"** کہ اس میں چھ سے زائد حروف ہیں، مگر یہ فرض قراءت کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں۔

لہٰذا سری نماز میں صرف ایک کلمہ مثلاً "اَلۡحَمۡدُ" یا اس طرح کا کوئی ایک آدھ کلمہ جہر کے ساتھ پڑھا، تو سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا، کیونکہ اتنی مقدار سے قراءت کا فرض بھی ادا نہیں ہو سکتا اور اگر دو کلمے جو کم از کم چھ حروف پر مشتمل ہوں۔ جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" یا سورہ فاتحہ میں سے "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ" کہ یہ بھی دو کلمے ہیں یا اس سے زائد مثلاً "اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ" جہر کے ساتھ پڑھ لیا، تو سجدہ سہو لازم ہو جائے گا۔

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:"(ویجھر الإمام)وجوبا-------- (في الفجر وأولی العشاءین ---- وجمعة وعیدین وتراویح ووتر بعدھا)أی فی رمضان---- (ویسر في غیرھا---- کمتنفل بالنھار)فإنہ یسر"یعنی فجر اور مغرب وعشاء کی پہلی دونوں رکعتوں میں اور جمعہ وعیدین وتراویح اور رمضان میں تراویح کے بعد وتر کی نماز میں امام پر جہر واجب ہے اور ان کے علاوہ نمازوں میں آہستہ پڑھے گا۔ جیسا کہ دن کے نوافل پڑھنے والا آہستہ آواز میں پڑھے گا۔ (ملتقطا از الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ،ج02،ص06-304،مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں:"دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔" (بھارِشریعت،ج01،ص545،مکتبۃ المدینہ،کراچی)

علامہ شیخ ابراہیم حلبی رقمطراز ہیں:"لو جھر الإمام فیما یخافت أو خافت فیما یجھر قدر ما تجوز بہ الصلاۃ یجب سجود السھو علیہ"ترجمہ:اگر امام نے جوازِ نماز کی مقدار سرّی نماز میں جہر سے یا جہری نماز میں آہستہ قراءت کی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہو گا۔ (غنیۃ المتملی،فصل فی سجود السھو،ص457،مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:"اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔ جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قراءت ادا ہو سکے (اور وُہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) بھول کر بآواز پڑھ جائیگا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہو گا، اگر بلا عذرِ شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے، اور اگر اس مقدار سے کم مثلاً ایک آدھ کلمہ بآوازِ بلند نکل جائے تو مذہب راجح میں کچھ حرج نہیں۔ ردالمحتار میں ہے۔ الاسرار یجب علی الامام والمنفرد فیما یسر فیہ وھو صلوۃ الظھر والعصر والثالثۃ من المغرب والاخریان من العشاء وصلاۃ الکسوف والاستسقاء کما فی البحر الخ (یعنی سری نمازوں میں امام اور منفرد دونوں پر اسرار (سراً قراءت) واجب ہے اور سرّی نماز نمازِ ظہر، عصر، مغرب کی تیسری رکعت، عشاء کی آخری دو رکعتیں، نماز کسوف اور نماز استسقاء ہیں۔ جیسا کہ بحر میں ہے الخ)

دُرِ مختار میں ہے: تجب سجدتان بترک واجب سھوا کالجھر فیما یخافت فیہ وعکسہ والاصح تقدیرہ بقدر ما تجوز بہ الصلوۃ فی الفصلین ملخصاً (یعنی سہواً ترکِ واجب سے دو سجدے لازم آتے ہیں مثلاً سرّی نماز میں جہراً قراءت کر لے یا اسکا عکس، اور اصح یہی ہے کہ دونوں صورتوں میں اتنی قراءت سے سجدہ لازم ہو جائے گا جس سے نماز ادا ہو جاتی

ہو۔ملخصاً

غنّیہ میں ہے:الصحیح ظاهر الروایة وهوالتقدیر بما تجوز به الصلوة من غیر تفرقة لا ن القلیل من الجهر موضع المخافة عفوا الخ صحیح ظاہر الروایۃ میں ہے وہ اتنی مقدار ہے کہ اس کے ساتھ نماز بغیر کسی تفرقہ کے جائز ہو جائے کیونکہ سر کی جگہ جہرِ قلیل معاف ہے الخ حاشیہ شامی میں ہے: صححه فی الهدایة والفتح والتبیین والمنیة الخ وتمامه فیه(یعنی اس کو ہدایہ، فتح، تبیین اور منیہ میں صحیح کہا ہے الخ اور اس میں تفصیلی گفتگو ہے)تنویر الابصار میں ہے:فرض القرأة اٰیة علی المذهب(یعنی مذہب مختار کے مطابق ایک آیت کی قراءت فرض ہے)

بحر الرائق وعالمگیری میں ہے:لا یحب السجود فی العمد وانما یجب الاعادة جبر النقصانه(یعنی عمداً(ترک واجب سے)سجدہ سہو واجب نہیں بلکہ اس کے نقصان کو پورا کرنے کے لئے نماز کا اعادہ ضروری ہے"

(فتاوی رضویہ،ج06،ص52-251،رضافاؤنڈیشن،لاھور)

ایک اور مقام پر امام اہلسنت سے آیت مایجوز به الصلاة سے متعلق سوال ہوا، تو اس کے جواب میں آپ علیہ الرحمۃ والرضوان نے ارشاد فرمایا:"وہ آیت کہ چھ حرف سے کم نہ ہو اور بہت نے اُس کے ساتھ یہ بھی شرط لگائی کہ صرف ایک کلمہ کی نہ ہو تو ان کے نزدیک "مُدْهَآمَّتَانِ" اگرچہ پُوری آیت اور چھ 6 حرف سے زائد ہے، جوازِ نماز کو کافی نہیں۔اسی کو منیہ و ظہیریہ و سراج وہاج و فتح القدیر و بحر الرائق و در مختار وغیرہا میں اصح کہا اور امام اجل اسبیجابی و امام مالک العلماء ابو بکر مسعود کاسانی نے فرمایا کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک صرف "مُدْهَآمَّتَانِ" سے بھی نماز جائز ہے اور اس میں اصلاً ذکر خلاف نہ فرمایا۔دُر مختار میں ہے"اقلها ستة احرف ولو تقدیرا ک"لَم یَلِد" الا اذا کانت کلمة،فالاصح عدم الصحة"(یعنی اس آیت کے کم از کم چھ حروف ہوں اگرچہ وُہ لفظاً نہ ہوں، تقدیراً ہی ہوں مثلاً"لَم یَلِد"(کہ اصل میں لَم یولِد تھا) مگر اس صورت میں کہ جب وُہ آیت صرف ایک کلمہ پر مشتمل ہو تو اصح عدم صحتِ نماز ہے)

ہندیہ میں ہے:"الاصح انه لا یجوز کذا فی شرح المجمع لابن ملک ،وهکذا فی الظهیریة والسراج الوهاج وفتح القدیر۔"(یعنی اصح یہی ہے کہ اس سے نماز جائز نہیں شرح مجمع لابن مالک میں اسی طرح ہے۔ظہیریہ،السراج،الوہاج اور فتح القدیر میں بھی یوں ہی ہے)

فتح القدیر میں ہے:"لو کانت کلمة اسماًاو حرفاًنحو "مُدْهَآمَّتَانِ"ص ق ن فان هذه اٰیات عند بعض القراء اختلف فیه علی قوله، والاصح انه لا یجوز لانه یسمی عادا لا قارئا"(یعنی اگر وُہ آیت ایک کلمہ پر مشتمل ہے خواہ اسم ہو یا

حرف مثلاً ”مُدْھَآمَّتَانِ“ ص، ق، ن کیونکہ یہ بعض قراء کے نزدیک آیات ہیں ان کے قول پر اس میں اختلاف ہے اور اصح یہی ہے کہ یہ جوازِ نماز کے لئے کافی نہیں کیونکہ ایسے شخص کو قاری نہیں کہا جاتا بلکہ شمار کرنے والا کہا جاتا ہے۔)

بحرالرائق میں اسے ذکر کرکے فرمایا: ” کذا ذکرہ الشارحون وھومسلم فی ص ، و نحوہ ۔ اما فی ”مُدْھَآمَّتَانِ“ فذکر الاسبیجابی وصاحب البدائع انہ یجوز علی قول ابی حنیفۃ من غیر ذکر خلاف بین المشائخ۔“(یعنی شارحین نے اسے یوں ہی بیان کیا ہے اور یہ بات ص وغیرہ میں تو مسلم مگر ”مُدْھَآمَّتَانِ“ کے بارے میں اسیجابی اور صاحبِ بدائع نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق یہ جوازِ نماز کے لئے کافی ہے اور انہوں نے مشائخ کے درمیان کسی اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔)

بدائع میں ہے : ”فی ظاھر الروایۃ قدر ادنی المفروض بالاٰیۃ التامۃ طویلۃ کانت اوقصیرۃ کقولہ تعالی ”مُدْھَآمَّتَانِ“ وما قالہ ابوحنیفۃ اقیس۔“(یعنی ظاہر الروایہ کے مطابق فرض قرأت کی مقدار کم از کم ایک مکمل آیت ہے وہ آیت لمبی ہو یا چھوٹی۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”مُدْھَآمَّتَانِ“ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا ہے وہی زیادہ قرینِ قیاس ہے)

اقول: اظہر یہی ہے مگر جبکہ ایک جماعت اُسے ترجیح دے رہی ہے تو احتراز ہی میں احتیاط ہے خصوصاً اس حالت میں کہ اس کی ضرورت نہ ہوگی مگر مثل فجر میں جبکہ وقت قدر واجب سے کم رہا ہو ایسے وقت ”ثُمَّ نَظَرَ“ کہ بالاجماع ہمارے امام کے نزدیک ادائے فرض کو کافی ہے ”مُدْھَآمَّتَانِ“ سے جلد ادا ہو جائے گا کہ اس میں حرف بھی زائد ہیں اور ایک مد متصل ہے جس کا ترک حرام ہے، ہاں جسے یہی یاد ہو اُس کے بارے میں وُہ کلام ہوگا اور احوط اعادہ۔“

(ملتقطاازفتاوی رضویہ،ج06،ص344،رضافاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

24رمضان المبارک1440ھ /30مئی2019ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مَدَنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔